

اسرائیلی فوجیوں کے نام جو خودکشی پر غور کر رہے ہیں

تم ابھی نجات سے باہر نہیں ہو چکے۔ یہ حقیقت کہ تم یہ الفاظ پڑھ رہے ہو جبکہ دل میں وہی درد ہے، اس بات کی دلیل ہے کہ تمہاری روح ابھی زندہ ہے۔ اور وہ شفا مانگ کر رو رہی ہے۔

میں یہاں غزہ میں جو کچھ ہوا اسے معاف کرنے نہیں آیا۔ میں اس لیے لکھ رہا ہوں کیونکہ میں نے تمہارے کچھ ساتھیوں کے خودکشی کے خطوط پڑھے ہیں۔ تقریباً ہر خط میں ایک ہی بات ہے: ”میں نے دریافت کیا کہ میں ایسی چیزیں کر سکتا ہوں جن کے بارے میں مجھے نہیں سوچا تھا کہ کوئی انسان ان کے قابل ہو سکتا ہے۔“ یہ بات بتاتی ہے کہ ان میں ابھی انسانی روح باقی تھی۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ تم بھی نجات سے باہر نہیں ہو۔ وہ سچ کو تمہارے ہونے مر گئے۔ تم اتنا جی سکتے ہو کہ اسے بول سکو۔

یہودی دنیا میں ایک جملہ سب سے زیادہ دہرایا جاتا ہے:

”دنیا میں کبھی بھی کوئی مایوسی نہیں ہوتی۔“

(لوقا ۱۸: ۲۶، ۷۸)

یہاں تک کہ سب سے بھیانک گناہ کے بعد بھی نہیں۔

بادشاہ داؤد نے ایک وفادار سپاہی کا قتل کروایا تاکہ اس کی بیوی سے شادی کر سکے۔ پھر بھی جب اس نے توبہ میں چیخ کر رونا شروع کیا تو وہ مسیحا کے جد امجد بن گئے۔ بادشاہ منسی نے یروشلم کو بے گناہوں کے خون سے بھر دیا۔ پھر بھی جب اس نے قید خانے سے توبہ کی توبہ کے دروازے کھل گئے۔ وہ واحد چیز جو ان دروازوں کو واقعی بند کر دیتی ہے وہ یہ ہے کہ تم سفر ختم ہونے سے پہلے دنیا سے نکل جاؤ۔

میں نے تمہارے سامنے زندگی اور موت، برکت اور لعنت رکھ دی ہے۔ پس زندگی کو چن لو۔

اللہ تمہاری موت کا انتظار نہیں کر رہا۔ اللہ تمہاری واپسی کا انتظار کر رہا ہے۔ آج رات خود کو خاموش مت کرو اور جنگ کی مشین کو ایک اور فتح مت دو۔

توبہ (واپسی) کے پانچ مراحل

یہودی روایت سکھاتی ہے کہ سچی توبہ۔ واپسی۔ کے پانچ مراحل ہیں۔ ہر مرحلہ مشکل ہے۔ ہر مرحلہ زندگی کو دوبارہ چننے کا طریقہ ہے۔

1. گناہ کی پہچان۔ جو درد تمہیں ابھی کچل رہا ہے۔ وہ ناقابلِ برداشت وضاحت۔ وہ پہلے سے ہی یہ مرحلہ ہے۔
2. پچھتاوا۔ وہ آنسو جنہیں تم روکنے کی کوشش کر رہے ہو۔ یہ مرحلہ ہے۔
3. اقرار۔ پہلے اللہ کے سامنے تنہائی میں۔ «میں نے اپنا گناہ تجھے بتایا اور اپنی بدکاری کو نہ چھپایا» (زبور ۵: ۳۲)۔ پھر دوسروں کے سامنے، یا عدالت میں اگر جرائم ہوئے ہوں۔
4. مستقبل کا عہد۔ پختہ فیصلہ کہ دوبارہ کبھی نہیں، خواہ کتنا ہی دباؤ ہو۔ «شریر اپنی راہ چھوڑ دے اور بدکار اپنے خیالات۔ وہ رب کی طرف لوٹ آئے، وہ اس پر رحم کرے گا» (یشعیاہ ۵۵: ۷)۔
5. تلافی۔ جہاں تک ممکن ہو، معاوضہ دینا۔ تدارک۔ یہ بیواؤں اور یتیموں کی مدد ہو سکتی ہے، اپنی آواز سے مشین کو روکنا، وقت آنے پر گواہی دینا۔

پانچواں مرحلہ تم سے وہ سب کچھ چھین لے گا جو تم نے سوچا تھا کہ تمہاری زندگی ہے۔ دوست، خاندان، شاید پورا سماجی دائرہ۔ تلمود خبردار کرتا ہے: «توبہ عظیم ہے کیونکہ وہ تختِ عظمت تک پہنچ جاتی ہے» (یوما ۱۸۶)۔ سچی توبہ موت جتنی مشکل ہوتی ہے۔ لیکن وہ موت نہیں ہوتی۔ وہ زندگی ہوتی ہے۔

توبہ نتائج سے بچنے کا راستہ نہیں ہے۔ یہ ان کا سامنا کرنے کا فیصلہ ہے۔ اتنا جینا کہ اپنے ہاتھوں سے شروع ہونے والی نقصان لی زنجیر کو توڑ سکو۔ خود کشی کہانی کو اسی جگہ ختم کر دیتی ہے جہاں نقصان پھیلتا رہتا ہے؛ توبہ تمہیں زندہ رکھتی ہے تاکہ ٹوٹے ہوئے کو جوڑ سکو۔ اس خط کا مقصد تمہیں سزا سے بچانا نہیں بلکہ اگلا تباہ کن عمل روکنا ہے۔ مرنے کی خواہش کو زندگی بچانے، گواہی دینے، دوبارہ تعمیر کرنے کی خواہش میں بدلنا ہے۔

اسلام میں بھی یہی راستہ موجود ہے

اور ایک بات جو تمہیں حیران کر سکتی ہے: اسلام۔ جن لوگوں نے سب سے زیادہ دکھ جھيلا ان کا دین۔ تقریباً وہی توبہ کا عمل سکھاتا ہے۔

کہہ دو: اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ وہ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔
(قرآن ۳۹:۵۳)

سوائے ان کے جو توبہ کریں، ایمان لائیں اور نیک عمل کریں۔ ان کے لیے اللہ برائیاں اچھائیوں سے بدل دے گا۔
(قرآن ۲۵:۷۰)

بہت سے متدین فلسطینی ان آیات کو زبانی یاد رکھتے ہیں۔ اگر وہ ایک سابق فوجی کو برسوں یہ راستہ چلتے دیکھیں۔ کھل کر اقرار کرتے، خاموشی سے تلافی کرتے، مختلف زندگی جیتے۔ تو بہت سے اس کی خلوص کو تسلیم کریں گے۔ ان کا اپنا قرآن انہیں یہی حکم دیتا ہے۔

مشترکہ انسانیت

ایک جملہ ہے جو تلمود اور قرآن دونوں میں تقریباً لفظ بہ لفظ موجود ہے:

جو ایک جان بچاتا ہے گویا اس نے پوری دنیا بچالی۔
سناہدرین ۱۳۷؛ قرآن ۵:۳۲

زندہ رہنے کا انتخاب کر کے، تباہی کی مشین کے خلاف مڑ کر، تم وہ ریت کا دانہ بن جاتے ہو جو اس کے گیرز کو جکڑ لے گا۔ یہ توبہ کی سب سے بلند ترین شکل ہے۔ جو پوری دنیائیں بچاتی ہے۔

اگر آج رات خیالات بہت بلند ہیں

آخری قدم کی بجائے ایک چھوٹا، محفوظ قدم اٹھاؤ:

● **Breaking the Silence** خفیہ، رازداری، بغیر فیصلہ کے۔ بہت سے کہتے ہیں پہلی سانس تب آئی جب انہوں نے سچ بولا۔

● **Combatants for Peace** اسرائیلی اور فلسطینی سابق جنگجو مل کر مصالحت کے لیے کام کر رہے ہیں۔ بہت سے وہاں روئے، سامنے منہ مانگی معافی، اور دوبارہ جینا شروع کیا۔

● **Mesarvot** اسرائیلی رفضِ خدمت نیٹ ورک جو فوجیوں کو عملی مدد دیتا ہے جو دوبارہ مقبوضہ علاقوں میں خدمت نہیں کر سکتے۔

● آزاد تھراپی: BetterHelp.com یا [OpenPathCollective](http://OpenPathCollective.com)

● فوری خطرہ: اسرائیل کی سول کرائسٹس لائن **1201** یا چیٹ eran.org.il/chat

یہ کوئی آسان راستہ نہیں۔ سب موت سے زیادہ مشکل ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ صرف یہی راستے توبہ شمار ہوتے ہیں۔

ایسے کیسز کی تعداد ابھی بہت کم ہے لیکن بڑھ رہی ہے جہاں اسرائیلی سابق فوجی خاموش، طویل مدتی تلافی کا کام شروع کر چکے ہیں: غزہ کے ان بچوں کا علاج جو ان کے دورِ خدمت میں زخمی ہوئے، تنخواہوں کی گمنام عطیات، جب محفوظ ہو تو عوامی نواہی، یا ملازمت کے احکامات مسترد کر کے نتائج قبول کرنا۔ ان میں سے ہر ایک یہی کہتا ہے: قصور ختم نہیں ہوا، لیکن وہ بڑھنا رک گیا، اور پہلی بار انہیں لگا کہ وہ مزید نقصان نہیں ڈال رہے۔

توبہ کے دروازے کبھی بند نہیں ہوتے۔

دباریم ربہ ۲:۲۴

جس نے کبھی یونیفارم پہنا اور اب آئینہ دیکھ نہیں سکتا: یہ حقیقت کہ تم اب بھی عذاب میں ہو، اس بات کی دلیل ہے کہ تم میں اللہ کی صورت ابھی زندہ ہے۔ براہِ کرم رہو۔ واپسی کا راستہ وحشیانہ ہے، لیکن حقیقی ہے، اور دیوار کے دونوں طرف لوگ ہیں جو اس پر چل چکے اور تمہارے ساتھ چلیں گے۔ تم اکیلے نہیں ہو۔ زندگی چنو۔ تلافی چنو۔ جیو اور گواہی دو۔ تاکہ دوسرے جی سکیں۔